

کرنے والا اور ان سے کام لینے والا ہی باقی نہیں رہا۔
 شعر میں سینے کے داغوں کو چراغاں سے تشبیہ دی ہے اور دل کو اس چراغاں
 کا منظم و کارفرما بنایا ہے۔

۶۔ لغات۔ افسردگی : پڑمردگی، دل بچھ جانا۔
 تپاک۔ محبت کی گرم جوشی۔ اضطراب۔ بے قراری۔ یہاں "طرتپاک" سے
 مراد اہل دنیا کی منافقت اور ریاکاری ہے، جس کی وجہ سے دل بچھ گیا۔
 تشریح : اہل دنیا کا ریاکارانہ برتاؤ دیکھ کر دل اس طرح جل بچھا ہے کہ
 اسے غالب ! تمام آرزوئیں اور تمنائیں ختم ہو گئی ہیں۔ صرف افسردگی و پڑمردگی
 کی آرزو باقی رہ گئی ہے۔
 افسردگی اور تپاک کی مناسبت محتاج بیان نہیں۔



شوق، بہرنگ رقیب سروسا ماں نکلا
 قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا
 زخم نے داد نہ دی تنگی دل کی، یارب
 تیر بھی سینہ بسمل سے پرافشاں نکلا
 بوئے گل، نالہ دل، دود چراغ محفل
 جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا
 ۱۔ لغات۔ شوق : عشق۔
 بہرنگ : بہر حال اور ہر صورت
 میں۔ بہر طور۔
 رقیب : دشمن۔ مخالف۔
 تشریح :۔ اس شعر کی شرح خود
 مرزا غالب نے اپنے شاگرد عبدالرزاق
 شاکر وکیل گورکھ پور کو یوں لکھی تھی :
 "رقیب یعنی مخالف یعنی شوق سروسا ماں
 کا دشمن ہے۔ دلیل یہ ہے کہ قیس جو زندگی میں رنگا